الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۰ القرآن

خبردار! بے شک اولیاء اللہ ہر قسم کے خوف و حزن سے آزاد ہیں،

مقاماتِ عثمانیہ (مختصر)

ترتیب و ترجمہ از

محمد سعد سراجی مرشد بابا

ناشر: مکتبہ سراجیہ، خانقاہ شریف احمدیہ سعیدیہ
موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

اجالا پرنٹرز لاہور

اُستاذی قبلہ حضرت مولانا قاضی محمد خلیل صاحب محدث انگوی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

آپ کی مبارک توجہ کے اثرات بعد از وفات بھی حسبِ استعداد پر جاری و ساری ہیں

دست بکشا جانبِ ربِّ جلیل
کو شود در دو جہان مارا کفیل

تعارف

مقاماتِ عثمانیہ مرتبہ و مترجمہ جمال و جلال خانوادہ موسیٰ زئی شریف عزیزم صاحبزادہ مرشد بابا محمد سعد سراجی نقشبندی مجدّدی کو میں نے جستہ جستہ دیکھا ہے۔ جس دلنشین پیرایہ میں یہ ارمغانِ روحانی اہلِ دل کے لئے پیش کیا گیا ہے قابلِ صد تحسین و تبریک ہے۔ اور متعلقین، متوسلین و ارادت مندانِ سلسلہ کے لئے یہ ایک نایاب تحفہ بلکہ توشۂ طریقت ہے۔

عصرِ حاضر میں لوگوں کا رجحان سیاسی، اقتصادی اور ادبی تالیفات کی جانب زیادہ ہے۔ دین و تمدّن اور تصوّف و طریقت کا حلقہ تالیف و تصنیف محدود ہے تاہم حق و صداقت کی آواز میں جو جلّی قوت ہے وہ آتشِ خاموش کی طرح خرمنِ مادّیت کے لئے صاعقہ بن رہی ہے۔ حکیم الامّتؒ نے دانشِ حاضر کی تباہ کاریوں اور زہرناکیوں کا نقشہ کھینچتے ہوتے فرمایا ہے۔

فریاد ز افرنگ و دل آویزیِ افرنگ — فریاد ز شیرینی و پرویزیِ افرنگ

عالم ہمہ ویرانہ ز چنگیزیِ افرنگ — معمارِ حرم! باز بہ تعمیرِ حرم خیز!

از خوابِ گراں! خوابِ گراں! خوابِ گراں خیز!

از خوابِ گراں خیز!

بلاشبہ فریدالعصر، وحیدالزّمان، حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد کے لئے "معمارِ حرم" تھے۔ آپ کی سیرت فقرِ غیور اور غیرتِ ایمانی کا نمونۂ کامل ہے۔ انہوں نے اپنی مسند کو دنیاوی جاہ کا ذریعہ نہیں بنایا۔

"اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ" کو ہمیشہ مدِّ نظر رکھا اور شمع طریقت و ولایت کے پروانوں کی سراپا

ایثار و اخلاص پیش کش کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ خانقاہِ احمدیہ سعدیہ موسیٰ زئی شریف کا سلسلہ توکل و رضا پر قائم ہے بمصداق ؏ " خدا خود میرِ سامان است اربابِ توکّل را " انہیں غیر اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں۔ اِس فلک شگاف عزم نے انہیں استغناء کا وہ مقام عطا کیا جو معاصر سِلاسل کے لئے مینارِ طور بن گیا۔ آپ نے تعلیم و تزکیہ سے ایسے نفوسِ قدسیہ تیار کئے جنہوں نے دین کی تبلیغ و اشاعت کے ساتھ ساتھ اطراف و اکناف میں عرفان و القان کی شمعیں فروزاں کیں۔ اور آج تک اُن کے خلفاء و جانشین اِس روشنِ صدق و صفا پر گامزن ہو کر نور و عرفان کے موتی لُٹا رہے ہیں۔

میری دعا ہے کہ عزیزی محمد سعد سلّمہٗ ربّہٗ کی یہ پیش کش مقبول و محبوب ثابت ہو اور ہر حلقے سے خراجِ عقیدت حاصل کرے فقط مورخہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ۔

محمد عبد الستار خان نیازی (ایم۔ اے)
سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان و سابق صدر شعبۂ علوم اسلامیہ
اسلامیہ کالج لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد ۝

افتتاح

حاجی الحرمین الشریفین مقبول بارگاہ ربّ المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد الباری حضرت قبلہ خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قدّسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس کے خلیفہ اعظم و نائب مناب و جانشین فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات بابرکات کی مختصر سوانحی تصویر ہدیہ قارئین ہے جو کہ حضرت قبلہؒ کی ستر سالہ زندگی کا نہایت ہی نامکمل خاکہ ہے۔

حضرت قبلہ کی زندگی اتباع شریعت و سنت مصطفویہ علیٰ صاحبہا الف الف تحیّہ کا مرقع تھی۔ حضرت قبلہؒ کی ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ تا حدِ امکان سنت و شریعت سے سرمو انحراف نہ ہو۔ آپ نے عمر بھر عمل کے ذریعے شریعت و طریقت کو باہم دیگر ایک قالب و روح قرار دیا۔ قالب بجز روح کے بیکار ہے۔ شریعت کے قالب میں جب تک طریقت کی عملی روح نہ ہوگی تو ایسی شریعت صرف علم کتابی تک محدود ہے۔ صوفیا و اہل اللہ کی اصطلاح میں شریعت کی عملی تصویر کا نام طریقت ہے۔

رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

آج کل بعض برخود غلط محققین اور سکالرز طریقت کو شریعت سے الگ اور منافی قرار دینے میں لگے ہوئے ہیں اس سے ان کا مطمع نظر اور ہدف اصلی یہ ہے کہ کسی طرح اولیاء اللہ علیہم الرضوان کے اس ساکھ اور وقار کو ختم کر دیا جائے جو ان کو روحانی حیثیتوں کو میسّر نہیں (حالانکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ اور حبیب کریم

علیہ الف الف تحیۃ وتسلیم کے رضا و اتباع میں اپنے آپ کو فنا کر دینے کا نعم البدل ہے جو اس دارِ فانی میں اس معمولی شکل میں اور دارِ باقی میں بدرجہ اتم و اکمل میسّر ہوگا۔ ان منکرین اولیاء کرام نے جان لیا ہے کہ جب تک شریعت کا لباس طریقت رہے گا۔ اس وقت وہ اپنے مذموم و شنیع غرض کے حصول میں کامیاب نہیں ہو سکتے اس لئے انہوں نے یہ اوچھا ہتھکنڈا اختیار کیا کہ طریقت کو سرے سے شریعت کا برعکس اور برابر کا جوڑ قرار دینے کے لئے اپنی تحقیق و جستجو کی ساری کوشش و کاوش اس پر لگا دی کہ طریقت و تصوف کے سرچشمے بجائے کتاب و سنت مخالف اسلام ادیان کے فلسفہ رہبانیت و روحانیت سے ماخوذ ہیں۔ لیکن سنت اللہ ہر دور میں جاری ہے جب بھی مخالفت کی کوئی آندھی شریعت کے سمت میں اٹھی تو فطرۃ اللہ کے مقابل اسے منہ کی کھانی پڑی اور اللہ تعالیٰ نے اُن نازک اور کڑے لمحوں میں اہلِ طریقت کا ظہور فرمایا جنہوں نے حالات کی نزاکت و سنجیدگی کی پرواہ کئے بغیر شریعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کر طریقت کی حقیقت ثابت کر دکھائی کہ طریقت نام ہی شریعت کی کامل اتباع کا ہے۔ یہ کتابچہ حضرت مولانا سید اکبر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف "مجموعہ فوائد عثمانیہ" کی تلخیص ہے جو اردو میں پیش کی جا رہی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں ہے۔ اس مختصر کتابچے میں حضرت قبلہ کی زندگی کا ہر رخ اور ہر پہلو حضرت سرورِ کائنات علیہ الف الف تحیات و التسلیمات (فِداہُ اُمّی وَ اَبی) کی اطاعت و اتباع کے سانچے میں ڈھلا ہوا نظر آتا ہے اور یہ بھی معلوم و مفہوم ہوتا ہے کہ مقبولانِ بارگاہ ربانی کی زندگیوں کی وضع قطع کیا ہوتی ہے۔

کیا قرآن کی یہ حقیقت ثابتہ تبدیل کی جا سکتی ہے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ بے شک اولیاء اللہ ہر خوف و حزن سے آزاد ہیں حزن و خوف سے یہ آزادی خلاصی سرورِ کائنات علیہ الف الف تحیات و تسلیمات کی اتباع و اطاعت کے صدقے میں ارزانی کی گئی ہے۔ مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه

اللہ کا اطاعت گزار وہی ہو سکتا ہے جو سرورِ کائنات کا اطاعت کیش و پیروکار ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم وہ نفوسِ قدسیہ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں احسانات و انعامات اور بے کراں الطاف و نوازشات کی مستحق ہیں۔ جن کی زندگیاں سرتاپا سرکار ؐ کی اتباع و اطاعت کے عملی مظاہر ہیں صلی اللہ علیہ وسلم شریعت و طریقت کا وہ چراغ جو حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری قدس سرہٗ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے خانقاہ شریف احمدیہ سعدیہ موسیٰ زئی شریف میں روشن کیا تھا۔ وہ چراغ اب تک جلوہ گری کر رہا ہے۔ حضرت قبلہ خواجہ محمد عثمان صاحب دامانی و قبلہ حضرت سراج الاولیا حضرت خواجہ محمد سراج الدین و قبلہ حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب قلندر (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے بعد اب وہ چراغ حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجددی مدظلہ زیب سجادہ خانقاہ شریف احمدیہ سعدیہ موسیٰ زئی شریف کے ہاتھوں درخشاں اور بہر سو ضو فشاں مثال کہکشاں ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيمِ ه۔

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلاں ہرگز نہ میرد

دعا جو

محمد سعد سراجی مرشد بابا عفی عنہٗ

مکتبہ سراجیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ
موسیٰ زئی شریف (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان)
۱۲ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؏

حالاتِ حیات

حضرت خواجۂ مشکلکشا ۔ سیّد الاولیاء ۔ سند الاتقیاء ۔ زبدۃ الفقہا ۔
راس العلماء ۔ رئیس الفضلاء ۔ شیخ المحدثین ۔ قبلۃ السالکین ۔ امام العارفین
برہان المعرفت ۔ شمس الحقیقت ۔ فرید العصر ۔ وحید الزمان ۔
حاجی الحرمین الشریفین ۔ مظہر فیض الرحمان ۔ پیر دستگیر حضرت
مولانا محمد عثمان صاحب دامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ،

وطن مالوف:- حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کا آباؤ اجداد سے وطن مالوف قصبہ لونی (تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان) ہے۔ جو حضرت قبلہؒ کی آخری آرام گاہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف سے تقریباً پندرہ میل بجانب شمال واقع ہے۔

ولادت باسعادت:- حضرت قبلہؒ کی ولادت باسعادت ۱۲۴۴ھ کو قصبہ لونی میں ہوئی۔ دن ماہ اور وقت کا صحیح تعین معلوم نہیں ہوسکا ہے۔

تحصیل علم:- حضرت قبلہؒ کے والد بزرگوار مولانا محمد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ایک نہایت صالح اور باخدا شخص تھے اور اپنے وقت کے بلند پایہ فقیہہ تھے۔ یہ آپ کے علوم دینیہ کے ساتھ ذوق و محبت اور اس زمانے کے رواجِ عام ہی کا نتیجہ تھا۔ کہ سن تمیز کو پہنچتے ہی اپنے فرزند خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کو علوم دینیہ کی تحصیل کے لئے سفر پر روانہ کیا۔

محبت فقرا و اہل اللہ:- جب ضروری دینی علوم کی تحصیل سے فراغت پائی تو حضرت قبلہؒ کے دل میں فقرا اور اولیاء اللہ کی محبت اور اُن کے مجالس مبارکہ سے مستفیض و مستفید ہونے کا شوق جاگزین ہوا۔

بیعت مرشد و تکمیل علم:- حضرت قبلہؒ کے بھائی محمد سعید صاحبؒ اپنے ماموں مولانا نظام الدینؒ کے ہاں شہر کھوئی بہارہ میں تعلیم پا رہے تھے اور مشہور درسی کتاب یوسف زلیخا (فارسی) زیر درس تھی۔ حضرت قبلہؒ اپنے بھائی محمد سعید صاحبؒ موصوف کے پاس پہنچنے کے کپڑے پہنچانے کے لئے کھوئی بہارہ تشریف لے گئے وہاں آپ کے ماموں موصوف نے آپ سے پوچھا میرے پیر و مرشد

حضرت خواجہ دوست محمد قندھاریؒ چودھوان کے نزدیک ان دنوں قیام پذیر ہیں۔ ان کی خیر و عافیت کی خبر تمہیں ہے یا نہیں؟

آپ نے جواب دیا کہ مجھے ان کے متعلق کوئی علم نہیں اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ آپ کے پیر کون صاحب ہیں اور کہاں قیام پذیر ہیں۔ جب آپ کھوتی بہارہ سے واپس گھر کی طرف آنے لگے تو آپ کے ماموں نے آپ سے کہا "قصبہ چودھوان تمہارے راستے میں ہے"۔ وہاں میرے پیر و مرشد کی خدمت میں میرا اسلام عرض کر دینا اور یہ بھی میری طرف سے عرض کر دینا کہ جناب کے جو درویش کام کی غرض سے یہاں آئے ہیں وہ کل حضور کی خدمت میں حاضر ہوں گے"۔

آپ وہاں سے رخصت ہو کر چودھوان آئے اور حضرت قبلہؒ کی قیام گاہ (کرڑی) پر پہنچے اور ایک مسافر کی طرح حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے ماموں کا سلام پیش کیا۔

حضرت قبلہؒ نے آپ سے استفسار فرمایا۔ میرے درویش جو وہاں کام سے گئے ہیں۔ کب واپس آئیں گے۔

آپ نے عرض کی "قبلہ کل واپس آئیں گے"۔

اتنی سی مختصر گفتگو کے بعد آپ حضرت حاجی صاحب قبلہؒ سے رخصت ہو کر تحصیل علم کی خاطر روانہ ہو گئے۔

کچھ دن گذر جانے کے بعد ذوق و شوق الٰہیہ نے حضرت قبلہ کو آ لیا اور ہر وقت اس قدر استغراق کی حالت طاری رہنے لگی کہ کتاب اور مطالعہ سے رہ گئے۔ اپنے استاد سے عرض کی کہ اب مجھ سے تحصیل علم کا کام نہیں ہوتا کیونکہ محبت الٰہیہ روز بروز غلبہ کر رہی ہے۔

میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ کسی اہل اللہ کی خدمت میں حاضری دوں اور بیعت ہو جاؤں۔
آپ کے استاد نے فرمایا ہدایہ (آخر) کا کچھ حصہ باقی ہے اس کو مکمل کرلو تو اس کے
بعد انشاءاللہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا اور اکٹھے بیعت ہوں گے۔

آپ نے عرض کی" ہدایہ ختم کرنے میں چند دن کی دیری ہے اور میرا اضطراب کمال درجہ
کو پہنچ گیا ہے کیونکہ ہر وقت استغراق غالب ہے اور یہ استغراق مجھے کوئی کام نہیں کرنے
دیتا۔ میں کل بفضل تعالیٰ روانہ ہو جاؤں گا"

اس اثنا میں آپ کے استاد کے بڑے بھائی (جو آپ کے استاد کے استاد بھی
تھے) مخاطب ہو کر فرمایا" اگر تم نے فقیری اختیار کر لینے کا حتمی اور یقینی ارادہ کرلیا ہے۔
تو یہ بہت مناسب اور موزوں ہے اپنے اس ارادے پر مضبوطی سے مستحکم ہو جاؤ"

آپؒ نے عرض کی" میرے دل کی گہرائیوں سے اب صرف یہی ایک آواز آرہی ہے
کہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ سے بیعت ہو جاؤں"

بعد ازاں حضرت قبلہ اپنے درس کو ترک کر کے بیعت کے ارادے سے چودھوان
کی جانب روانہ ہو گئے۔ جب موسیٰ زئی شریف کی نہر کے کنارے پر پہنچے تو چونکہ نسبت
غالب آنے کیوجہ سے وجود مبارک میں سخت گرمی اور حرارت پیدا ہو گئی تھی۔ اس لئے
نہر میں کود گئے اور چند لمحے خوب نہایا کیئے باوجودیکہ اس زمانے میں آپ اسقدر توانا
تھے کہ ہاڑ جیسے گرم مہینے میں پیاس کی حالت میں دوپہر کے وقت روانہ ہو پڑتے از غروب
آفتاب تک پیدل چلتے رہتے اور گرمی کیوجہ سے دل برداشتہ نہ ہوتے اور تنگی محسوس
نہ کرتے۔

۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۶ھ کو عصر کے وقت آپ حضرت قبلہ حاجی دوست محمدؒ

قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کے لئے عرض کی حضرت قبلہ حاجی صاحب نے انکار فرمایا کہ

"فقیری اختیار کردن بسا مشکل است" فقیری اختیار کرنا بہت مشکل ہے۔

آپ نے عرض کی

من محض برائے ایں کار تیار شدہ آمدہ ام	میں صرف اسی کام کیلئے تیار ہو کر آیا ہوں
واز ہر چیز تعلق بر داشتہ ام و پس پشت	اور ہر شے سے تعلق منقطع کر لیا ہے اور ہر چیز سے پیٹھ
کردم ہر چیز را - دادم سہ طلاق	پھیر دی ہے اور تینوں طلاقیں دیدی ہیں (یعنی انقطاع کلی کا اعلان کیا ہے)

حضرت حاجی صاحب قبلہ نے فرمایا "باش" یعنی اپنے اس ارادے پر مستحکم ہو جاؤ۔ مغرب کی نماز کے بعد حضرت قبلہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بیعت سے مشرف فرمایا۔ بیعت کے وقت عجیب وغریب حالت ظاہر ہوئی۔

اس سے قبل علم صرف و نحو، علم عقائد، علم فقہ، اصول علم، تفسیر اور دیگر ضروری علوم سے فارغ ہو چکے تھے۔ اس کے بعد پیر و مرشد حضرت حاجی صاحب قبلہؒ سے علم حدیث میں مشکوٰۃ شریف اور صحاح ستہ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ جامع ترمذی سنن ابی داؤد نسائی اور ابن ماجہ) اور علم اخلاق میں احیاء العلوم کامل اور علم تفسیر میں معالم التنزیل (کامل) اور علم سیر کاملاً اور علم تصوف میں مکتوبات قدسی آیات جناب امام ربانی مجدد الف ثانیؒ (ہر سہ جلد) نہایت تحقیق کے ساتھ پڑھیں اور تصوف کی دوسری سب کتابیں کماحقہٗ اپنے پیر و مرشد سے سنداً پڑھیں ایک دن حضرت حاجی صاحب قبلہ نے آپ سے فرمایا "تمہیں وہ دن یاد ہے جب اپنے ماموں کا سلام پہنچانے آئے تھے"

حضرت قبلہؒ نے عرض کی "جی ہاں مجھے وہ دن اچھی طرح یاد ہے"

پھر حضرت قبلہ حاجی صاحب نے اپنی زبان ور افشاں سے فرمایا "میں نے اس دن تمہاری پیشانی میں اپنے حضرات رحمہم اللہ کی نسبت مشاہدہ کی تھی اور یہ سمجھ لیا تھا کہ یہ شخص ہمارے حضرات کے فیض و نسبت سے رنگین و مالا مال ہوگا۔"

جب اس کے بعد کچھ عرصہ گزر گیا اور تم نہ آئے تو میں نے اپنے دل میں خیال کیا شائد میرے کشف میں کوئی خطا واقع ہوئی ہے۔ اب تمہارا نوشتہ ازلی ظاہر ہوگیا ہے۔ (یعنی تم آگئے ہو) کبھی کبھار حضرت حاجی صاحب قبلہ آپ سے فرماتے تمہارے لئے مناسب ہے کہ حسب ضرورت علم منطق کی تحصیل کرلو۔ آپ نے عرض کی قبلہ منطق پڑھنے کو میرا جی نہیں چاہتا کیونکہ میرا مقصود خدائے پاک ہے۔

چند دن بعد حضرت حاجی صاحب قبلہ نے فرمایا سفید ریش حضرت خضر علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ عثمان کو علم منطق پر مجبور نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کا مقصود خدائے پاک ہے۔" پھر فرمایا "مجھے ہر کام میں سفید ریش مشورہ دیتے ہیں اور ان کی صلاح کے بغیر میں کوئی کام نہیں کرتا"

خدمت مرشد:۔ حضرت حاجی الحرمین الشریفین قبلہ قندھاری کے دست حق پرست پر بیعت ہونے کے بعد اپنے گھر بار اور کار و بار کی طرف سے منہ موڑ لیا اور حضرت پیر و مرشد کی خدمت گزاری کو تمام دنیاوی امور پر ترجیح دے دی ۹ جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ ہفتہ کے دن نماز مغرب کے بعد حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بیعت ہوتے اور اس تاریخ سے لیکر حضرت پیر و مرشد قبلہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی وصال مبارک تک دن رات خدمت مرشد میں ایک کر دیئے۔

حضرت قبلہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ نے ۲ شوال المکرم ۱۲۸۴ھ کو سوموار کے دن

وفات پائی ۔ حضرت پیر و مرشد کے حین حیات میں شادی تک بھی نہ کی تاکہ مصداق آیت قرآنی انما اموالکم و اولادکم فتنہ (بیشک تمہارے اموال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ ہیں) دنیاوی علائق حائل نہ ہوں اور مرشد کی خدمت و حاضری میں رکاوٹ پیدا نہ ہو (حضرت قبلہ قندہاری رحمۃ اللہ علیہ نے آخری ایام موسیٰ زئی شریف میں گزارے اور یہیں وفات پائی اور آج بھی آپکی آخری آرام گاہ مرجع خلائق و منبع فیض ہے)

حضرت پیر و مرشد خواہ سفر پر ہوتے یا گھر پر آپ کے مشکل ترین امور اور اہم خدمات حضرت قبلہ خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ سر انجام دیا کرتے تھے۔

چنانچہ بے شمار مرتبہ اکثر صبح کے وقت خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا رُخ کرتے اور پیدل چل پڑتے اور اُسی دن ڈیرہ اسمٰعیل خاں پہنچ جاتے وہاں پیر و مُرشد کے فرمائے ہوئے کام کو اُن کی خواہش کے مطابق سر انجام دیتے اور اسی دن واپس پیدل روانہ ہوتے اور شام کی نماز پیر و مرشد کی معیّت میں خانقاہ شریف موسیٰ زئی میں ادا کرتے ۔ جذب و اشتیاق کے کمال غلبہ کے سبب راستے کی دشواریوں اور مشکلات کا احساس مطلقاً نہ ہوتا۔

پیر و مرشد کی جو خدمات حضرت خواجہ محمد عثمان رح نے انجام دیں وہ کسی دوسرے مرید یا خلیفہ کے حصہ میں نہ آئیں ۔ کئی دفعہ ہندوستان و خراسان (افغانستان) کے سفروں میں حاضر خدمت رہے۔

اگرچہ حضرت حاجی صاحب قبلہ قندہاری رحمۃ اللہ علیہ کے خداشناس خلفاء بہت تھے لیکن حضرت خواجہ محمد عثمان رح کا تعلق قلبی اور رسوخ باطنی اس قدر زیادہ تھا کہ علم حدیث، علم اخلاق علم سیر اور علم تصوّف کی سند اپنے پیر و مُرشد حضرت قندہاری رحمۃ اللہ علیہ سے پائی ۔ سلوک تصوّف

کے تمام مقامات تفصیل و تحقیق کے ساتھ اپنے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ نظر طے کئے۔ فیوض و برکات و انوار سے مالا مال ہوئے۔

تمام مشہور طریقوں نقشبندیہ، مجددیہ، احمدیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، کبرویہ، مداریہ، قلندریہ، شطاریہ کی مطلق اجازت پائی اور شرف خلافت سے مشرف ہوئے۔

وفات پیر و مرشد و مسند نشینی:- پیر و مرشد حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی کل وقتی خدمات حضرت قبلہ کے ذمہ تھیں۔ حضرت پیر و مرشد کے مرض الموت کے ایام میں خدمت اقدس میں حکیموں اور معالجوں کو بلانے کی ڈیوٹی حضرت قبلہؒ کے سپرد تھی۔ اسی باعث خدمتِ اقدس میں کمر خدمت کس کر رکھی اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیا جب حضرت پیر و مرشد قبلہؒ قندھاری پر مرض کا غلبہ شدت اختیار کر گیا اور وقت آخر آن پہنچا تو حضرت قبلہؒ کو اپنے مسند پر اپنا قائم مقام خلیفہ اور نائب مناسب مقرر فرمایا۔

خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف۔ خانقاہ شریف دہلی اور خانقاہ شریف غنڈان خراسان و افغانستان کی جملہ تولیت حضرت قبلہؒ کے سپرد فرمائی۔

شب دوشنبہ ۲۲ شوال المکرم ۱۲۸۴ھ کو قبلہ عالم و عالمیان جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری قدس اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس ورحمۃ اللہ علیہ عالم فانی سے رحلت فرمائے وار جادوانی (انا للہ وانا الیہ راجعون) اور اعلیٰ علیین جو صدیقین و شہدا کا مسکن ہے کی جانب تشریف لے گئے۔

(لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون)

زیارت حرمین شریف:- حضرت پیر و مرشد قبلہ قندھاری قدس سرہٗ کی وفات کے بعد تین سال تک کا عرصہ خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف میں قیام فرمایا۔

بعد ازاں حرمین الشریفین کی زیارت کے لئے قبلہؒ کے دل میں کمال شوق بے حد عقیدت اور انتہائی محبت موجزن ہوئی اور حضرت قبلہ عازم حرمین الشریفین (زادھما اللہ شرفاً و عظمۃً) ہوتے۔ جب فرض حج بیت اللہ کی ادائیگی سے فارغ ہوئے تو مکہ معظمہ سے عازم مدینہ طیبہ علیٰ صاحبھا الف الف تحیۃ ہوئے۔ جب حضرت قبلہ وارد مدینہ طیبہ ہوتے تو آپ پر سرورِ کائنات و مفخر موجودات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین وسلم کا رابطہ محبت اور غلبہ شوق اس قدر طاری ہو گیا کہ در و دیوار سے صورتِ محبوب مشاہدہ فرماتے۔ مدینہ طیبہ میں گیارہ روز قیام رہا اس مدت میں ادب و احترام کی وجہ سے کھانا پینا یک قلم ترک کر دیا تاکہ قضائے حاجت کی ادائیگی خدانخواستہ ایسی جگہ نہ ہو جائے جہاں حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم میمنت لزوم فرمایا ہو۔ کیونکہ مدینہ طیبہ کی سرزمین سب کی سب پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ اور مسکن مبارک ہے۔

حرمین شریفین سے واپسی:- جب فریضۂ حج کی ادائیگی اور زیارت گنبد خضرا سے شادکام و بامراد ہوئے تو واپس خانقاہ شریف احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف تشریف لائے اور حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قدس سرہٗ کے مسند ارشاد پر نشست افروز ہوئے

خراسان ۔ افغانستان اور دوسرے ممالک وغیرہ کے ہزاروں عقیدت مندوں کو طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں داخل فرمایا۔

پابندئ شریعت:۔ شریعت مصطفوی (علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ) پر استقامت کے ساتھ کاربند رہنے کو اپنا لائحۂ عمل بنایا گفتار، کردار، نشست و برخاست، خورد و نوش، وضع قطع، اور لباس وغیرہ الغرض تمام شعبہ ہائے حیات میں حضرت قبلہؒ کی یہ کوشش ہوتی کہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرِ مو انحراف نہ ہو۔ صلوٰۃِ خمسہ اول وقت میں با جماعت ادا کرنے کی تاکید فرماتے۔

خانقاہ شریف میں مقیم درویشوں اور اعتکاف کرنے والوں کو ہمیشہ حضرت قبلہؒ یہ نصیحت فرماتے کہ نمازِ تہجد، مراقبہ اور کثرت ذکرِ الٰہی کی پابندی کی جائے اور اکثر فرماتے کہ یادِ الٰہی سے ایک لمحہ بھی غفلت نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ شعر بہت پڑھتے ؎

ذکر کن ذکر تا ترا جان است
پاکئ دل ز ذکرِ رحمٰن است

منکسر المزاجی:۔ حضرت قبلہؒ کے مریدوں اور عقیدت مندوں کی تعداد ہزاروں تھی لیکن اس کے باوجود آپ کمال منکسر المزاجی سے فرمایا کرتے کہ میں پیر اور بزرگ ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ میں تو اپنے پیر و مرشد حضرت قبلہ حاجی دوست محمد قندھاریؒ کے مزار پر انوار کا جاروب کش ہوں اور خانقاہ شریف کے اخراجات توکلاً علی اللہ جاری تھے۔

بظاہر ایک دھیلے کی آمدنی کسی جگہ سے مقرر نہ تھی بعض اوقات سینکڑوں کی تعداد

میں مہمان ہوتے ۔ زائرین اور واردین کے ماسوا خانقاہ شریف میں ہمہ وقتی قیام پذیر خدمت گزار مریدوں اور عورتوں کی تعداد مع اہالی خانہ چالیس سے اوپر تھی۔ ان سب اخراجات و مصارف کا واحد کفیل صرف ذاتِ خداوندی کا بھروسہ تھا۔ بعض ظاہر بین اور حاسدین جب اس قدر کثیر اخراجات و مصارف کا مشاہدہ کرتے تو گمان کرتے کہ حضرت قبلہؒ کوئی عمل تسخیر رکھتے ہیں یا عامل ہیں یا عمل کیمیا (سونے بنانے کا طریقہ) جانتے ہیں۔

حضرت قبلہؒ علم و اخلاق اور سخاوت و توکل کا سمندر تھے۔ جب کبھی کبھار خانقاہ شریف میں کوئی فتویٰ استفسار کے لئے آجاتا تو حضرت قبلہؒ فرماتے "میں خود کو فتویٰ کا حکم جاری کرنے میں شامل نہیں کرتا میں درویش ہوں اور درویشی کرتا ہوں اور دنیا میں ہر آدمی کی اپنی ایک ڈیوٹی ہے۔ حالانکہ حضرت قبلہؒ ایک بہت بڑا کتب خانہ[1] رکھتے تھے جس کی نظیر شائد اس وقت ہندوستان بھر میں نہ ہو۔ خاکسار راقم (مولف و مصنف) کے خیال میں حضرت قبلہؒ منکسر المزاجی خلق و متانت کا مجسّمہ تھے۔ آپ سے تعلق رکھنے والا ہر شخص یہی سوچتا کہ حضرت قبلہؒ جو لطف و مہربانی اس کے ساتھ فرماتے ہیں کسی اور کے ساتھ شاید فرماتے ہوں

---

[1] کتب خانہ ۔ آج کل حضرت قبلہؒ کا یہی کتب خانہ (کتب خانہ خانقاہ شریف احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی) خانقاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین و راقم السطور کے والد بزرگوار حضرت الحاج مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجددی زید مجدہ کے تصرف و نگرانی میں ہے ۔ کتب خانہ کی سینکڑوں کتابیں کتب خانہ خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی میں ہیں جو کہ مولانا احمد خان صاحب مرحوم کتب خانہ موسیٰ زئی شریف سے لے گئے تھے اور پھر وہ کتابیں واپس نہ کی گئیں اور بیسیوں کتابیں حضرت قبلہؒ کے خاندان میں پھیلی پڑی ہیں ۔ کتب خانہ احمدیہ سعیدیہ میں کتابوں کی تعداد تقریباً چھ ہزار ہے جن میں ایک چوتھائی قلمی ہیں۔

کسی سائل کے سوال کو کبھی رد نہیں کیا۔ جب کبھی کوئی سائل حاضر ہوتا تو اس کو اس کی حیثیت کے مطابق عطا کرتے اور لوٹاتے۔

حضرت قبلہ کے استغنا کا ایک واقعہ ایک سال حضرت قبلہؒ موسم گرما گزارنے کے لئے خانقاہ شریف غنڈان (افغانستان) تشریف لے گئے ایک دن وہاں کے ان قبیلوں تو خے لنگ خیل خدوزئی کے سب چھوٹے بڑے مرد و زن حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت زاری سے عرض کی۔ ہم ایک کاریز اور اس سے آباد ہونیوالی ملحقہ اراضی جس کی قیمت دس ہزار روپے اور سالانہ آمدنی دو ہزار روپے ہے حضرت قبلہ کے لنگر اور خانقاہ شریف کے مصارف کے لئے ہدیۃً نذر کرتے ہیں حضرت قبلہؒ اسے منظور فرما دیں۔

حضرت قبلہ نے یہ جائیداد لینے سے انکار فرمایا۔

بعد ازاں مذکورہ قبیلوں کے افراد نے یہ جائیداد قبول کروانے کے لئے ہر چند حضرت قبلہؒ کو آمادہ کرنے کی کوشش کی لیکن آپ نے ہر بار انکار کیا اور قبول نہ کی۔

دزدست ما ما زر رہ منت نہد

رازقِ ما رزق بے منت دہد

اور فرمایا فقیر کے سب کام خداوند قدوس وکریم کے سہارے اور بھروسے پر جاری وساری ہیں۔

ایک اور واقعہ:- ایک دن حضرت قبلہؒ کے ایک خادم اور مرید حاجی غلام نبی قوم موسٰی زئی بابڑ سکنہ چودھوان نے آپ کی خدمت میں ایک عریضہ پیش کیا جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

" دو دیل زمین آب سیاہ ۱۶/۱ حصہ خراس زین چکی ، ایک باغ ثمردار اور ایک رہائشی مکان (اس تمام جائیداد جس کی قیمت تقریباً گیارہ ہزار روپے ہے) کا بندہ واحد مالک ہے ۔ بندہ اس جائیداد کو بہ رضا و رغبت لنگر اور خانقاہ شریف کے مصارف کے لئے نذرِ خدمت کرتا ہے ۔ پس حضرت قبلہؒ اسے قبول فرما کر داخل لنگر شریف فرمائیں اور خادم کو درویشوں کے زمرے میں جگہ دیکر خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف میں مستقل قیام کی اجازت فرمادیں ۔ غلام کا ارادہ ہے کہ تمام دنیاوی علائق و روابط کو خیر باد کہہ کر بقیہ زندگی اپنے پیر دستگیر کے حضور یادِ الٰہی میں بسر کردوں ۔

حضرت قبلہؒ نے حاجی صاحب موصوف کے عریضے کے پشت پر یہ جواب تحریر فرمایا :- **خلاصہ جواب حضرت قبلہؒ** :- جنابِ من ! آپ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے ۔ بلاشک و ریب یہ آپ کا خلوصِ نیّت اور حسنِ اعتقاد ہے ۔ حق تعالیٰ آنعزیز کو اس نیک نیتی کی جزائے خیر بخشے ۔ بحرمتہ النون والصاد "

اے عزیز ! فقیر کے لنگر کے سب اخراجات توکل الٰہی پر موقوف و منحصر ہیں اور ہمارے حضرات کبارؒ کی زمانہ قدیم سے یہ عادت مستمرہ ہے کہ زمانہ مابعد کے لئے مال و دولت کو سمیٹنے کا درد سر کبھی مول نہیں لیا اور لنگر کے مصارف اور دیگر ہر قسم کے امور کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتے تھے ۔

تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں
مید ہد حق آرزوئے متقیں

فقیر کو اس جائیداد کے منظور کرنے میں معذور سمجھیں ۔ خانقاہ شریف آپ کا اپنا گھر ہے ۔ جس وقت آپ عزیز کی مرضی اور خواہش ہو بڑی خوشی سے تشریف لائیں اور

دعا سے کسی قسم کا دریغ نہیں کیا جائے گا۔ تسلّی رکھی۔ اس کے بعد حاجی صاحب نے کئی مرتبہ یہ کوشش کی کہ حضرت ان کی جائیداد قبول فرمائیں لیکن حضرت قبلہؒ نے ہر بار انکار میں جواب دیا حضرت قبلہؒ کی غنا اس علاقے کے اطراف و جوانب میں ہر طرف مشہور ہے۔

ایک دفعہ اتفاقاً چند سیاح خانقاہ شریف آئے اور حضرت قبلہؒ سے ملاقات کی انہوں نے پہلی ملاقات میں اس بات کا اعتراف کیا کہ اس سے پہلے ایسے دلنواز شخص کو دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔

پس بہ ہر دوری ولی قائم است
تا قیامت آزمائش دائم است

مرض و علالت:- حضرت قبلہؒ گوناگوں امراض۔ رعشہ۔ فالج۔ ضیق النفس۔ دوران سر کے دائمی مریض تھے۔ حضرت قبلہؒ ان امراض کے متعلق فرمایا کرتے کہ یہ بیماریاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوازم ہیں جو فقیر پر مسلّط کئے گئے ہیں۔

اشعار

وصل پیدا گشت از عین بلا — زاں حلاوت شد عبارت ما قلی
عاشقم بر رنج خویش و درد خویش — بہر خوشنودی شاہ مرد خویش
عاشقم بر لطف و قہرش من بجد — اے عجب من عاشقم ایں ہر دو ضد

پند و نصائح:- وصال سے پانچ سال قبل احباب اور درویشوں اور گھر کے افراد سے تعلقات و روابط منقطع کر لیے۔ اکثر فرمایا کرتے "اب تو میرا جی چاہتا ہے کہ خلوت گزینی اور گوشہ نشینی اختیار کر دں۔ کیونکہ عمر اپنے انجام کو پہنچ گئی ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

روئے در دیوار کن تنہا نشین — از وجود خویش ہم خلوت گزین

لیکن میں کیا کروں ، لوگ فیض باطنی کے استفادے کے لئے دور دراز سے چل کر راستے کی تکالیف کو جھیل کر آتے ہیں مجھے مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ ان سے رد گردانی کروں کبھی کبھار فرماتے میری مثال ایسی ہے ۔گویا گور کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں" ۔ بعض احباب کو اکثر یہ شعر سناتے ۔ ؎

دادیم ترا از گنج مقصود نشاں
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی ،

وفات سے ایک سال پہلے جو احباب مریدین زیارت و ملاقات کے لئے حاضر ہوتے تو ان سے اکثر فرماتے "فقیر کی اس ملاقات کو آخری ملاقات سمجھو کیونکہ حیات مستعار پر کوئی اعتبار نہیں ۔آپ صاحبان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اوقات کو ذکر و فکر اور طاعت و عبادت میں صرف کرو کیونکہ یہی چیز ہی ظاہری اور باطنی برکات کی پیش خیمہ ہے"۔

جناب حاجی حافظ محمدؐ خان صاحب نرین رئیس اڑی افاغنہ سال میں ایک بار زیارت اور قدم بوسی کے لئے حاضری دیا کرتے تھے ۔حضرت قبلہ کی وفات سے چار ماہ قبل آخری دفعہ حسب معمول آپ کے ہاں حاضری دی اور زیارت و قدم بوسی سے مشرف ہوئے ان کا سبق مراقبہ احدیت پر تھا۔حضرت قبلہ نے حافظ صاحب موصوف کے مراقبات و مشارب کے اسباق کی تجدید فرمائی اور چند دن بعد حافظ صاحب کو رخصت فرمایا" رخصت کرتے وقت حضرت قبلہ نے حافظ صاحب کو فرمایا فقیر کو اپنی زندگی پہ کوئی بھروسہ نہیں پھر ملاقات ہو یا نہ ہو ۔جب ایک مہینہ گذر جائے تو اپنے گھر پہ ہی مراقبہ معیت کی نیت کر لینا کیونکہ سلوک نقشبندیہ فقط اتنا ہی ہے اپنے گھر کے مصروفیات سے فارغ اوقات میں ذکر و

مراقبہ سے شغل رکھنا۔ اسی سال بیماریوں کی کثرت سے حضرت قبلہؒ کا جسدِ مبارک اس قدر کمزور اور ضعیف ہوگیا کہ موسم گرما میں گرمی کی شدت اور سرما میں سردی کی شدت اور زیادتی برداشت سے باہر ہوگئی۔ صحت و تندرستی کی حالت میں حضرت بہت کم غذا تناول فرماتے۔ بیماری کے دوران میں یہ بھی اکثر فرمایا کرتے تھے۔ تسبیح خانہ سے مسجد شریف (کے راستے) کا فاصلہ فقیر کے لئے سفر کا حکم رکھتا ہے (مسجد شریف اور تسبیح خانہ کا درمیانی فاصلہ تقریباً تیس قدم ہے) ہر روز صبح کے وقت نماز ادا کرنے کے لئے مسجد شریف لے جاتے تو ضعف اور نقاہت کی وجہ سے اس مختصر راستے میں اس قدر تھک جاتے کہ تین بار سستانے کو بیٹھ جاتے۔ لیکن صبح کی نماز مسنون طویل قرأت کے ساتھ کھڑے ہو کر ادا فرماتے۔ ختم شریف اور حلقہ شریف (بیماری کی حالت میں بھی) معمول کے مطابق انجام دیتے۔ یہ صرف خداداد توانائی تھی ورنہ حضرت قبلہؒ کی کمزوری اور نقاہت اس مشکل کام کو سرانجام دینے کے ہرگز قابل نہ تھی۔ ؎

قوۃ جبریل از مطبخ نبود   بلکہ از درگاہ خلاق ودود

حضرت قبلہؒ ۲۹ رجب کی آدھی رات سے لے کر ۲۲ شعبان تک (بوقت اشراق بروز سہ شنبہ) چوبیس یوم تپ محرقہ اور اسہال میں گرفتار رہے۔ مرض کے دوران سینکڑوں روپے کی رقم خیرات کی اور بے شمار گائے بیل، بکرے بکریاں دنبے اور بھیڑیں حسبتہً للہ ذبح کی گئیں کہ اکثر غرباء و مساکین ان خیراتوں سے دل سیر ہوگئے۔ کافی یونانی اور ڈاکٹری علاج کروائے گئے۔ لیکن نتیجہ صفر رہا۔ مجرب دوائیوں نے الٹا اثر دکھایا اور وہ بجائے فائدہ کے ضرر رساں ثابت ہوئیں۔

لہ از قضا سرکہ بہ بین صفرا فزود   از ہلیلہ قبض شد اطلاق رفت
روغن بادام خشکی مے نمود   آب وآتش را مدد شد ہمچو نفت

چون قضا آید طبیب ابلہ شود
سے دارو تی دفع مرض گمراہ شود

۲۸ اور ۲۹ رجب کی درمیانی رات کو نصف شب کے وقت حضرت قبلہؒ پر شدید تپ کا غلبہ ہوا۔ اسی روز نماز فجر کی دو رکعت سنت کھڑے ہوکر ادا کرنا شروع کیں۔ عین قیام کے دوران بخار کا شدید حملہ ہوا اور فرش پر گر پڑے۔ چند دن بعد حکماء باہمی مشورے سے اس رائے پر پہنچے کہ حضرت قبلہؒ کو تپ محرقہ ہے۔ اس قدر شدید بیماری کے باوجود صلوات خمسہ کو با جماعت ادا کرنا ترک نہ فرمایا۔ جب مرض اسہال میں زیادتی ہوگئی تو اٹھنا بیٹھنا محال ہوگیا۔ کمزوری بڑھ جانے کے سبب زبان میں لکنت پیدا ہوگئی۔ بہت ہی خاص اور اہم کام کے لئے جب کوئی بات کرتے تو بہت ہی ہلکی اور باریک آواز میں بولتے اور کم گفتگو فرماتے۔

حضرت قبلہؒ ہر شخص کی مہمان نوازی اس قدر فرماتے کہ اس سے بڑھ کر شاید ممکن ہو سکتی کہ اپنی بیماری کے نازک لمحات میں عیادت تیمارداری کے لئے آنے والے سینکڑوں مہمانوں میں سے ہر ایک کے ساتھ علیحدہ علیحدہ مصافحہ فرماتے اور خیر و عافیت دریافت کرتے۔ جو واپس جانا چاہتے ان کو رخصت کرتے اور جو قیام کرنا چاہتے ان کو رہنے کی اجازت فرماتے۔

روز بروز مرض میں اضافہ ہوگیا اور طول کھینچتا گیا۔ ایک مرتبہ جب آپ شدید مرض کے دوران میں کچھ افاقہ سے تھے۔ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد استفسار فرمایا۔

"میرے مہمانوں کی عزت افزائی اور مدارات نان وطعام سے کی گئی ہے یا نہ؟"
ایک خادم نے عرض کی: "حضرت قبلہؒ! مہمانوں کی خاطر مدارات بہترین طریقے سے

کی گئی ہے تسلی رکھیں "۔

پھر پوچھا" فلاں فلاں مکان میں کون کون سے مہمان پذیر ہیں ۔ ہر ایک کو درست بستر دیئے گئے ہیں یا نہ "؟

خادم نے عرض کی ،" قبلہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ رہائشی جگہ دی گئی ہے اور بستر بھی ہر ایک کو ٹھیک دیئے گئے ہیں " جب مہمانوں کے متعلق دریافت فرما چکے تو آپ پر بیہوشی کا غلبہ ہو گیا اور شدید غشی طاری ہو گئی ۔

سبحان اللہ ! کیسے عظیم خلق سے اللہ تعالیٰ نے نوازا تھا کہ اس قدر شدید بیماری میں جب کہ دجان و جہان کی طرف سے بالکل بے خبر تھے) مہمانوں کی خبر گیری اور میزبانی سے غافل نہ تھے مرض کے آخری لمحات میں بعض احباب کو پند و نصائح فرماتے ۔

[1] ملا صاحب نیازی (جو مریدوں میں طویل العمر تھے) کو مخاطب کرتے ہوتے فرمایا

حال من بہ بیں و عبرت بگیر	میری حالت دیکھ اور اس سے عبرت حاصل کر
وغم آخرت بخور و توشہ سفر کلاں بساز	آخرت کی فکر کر اور لمبے سفر کیلئے زاد راہ تیار کر

ملا محمد رسول صاحب لٹڑن کو بزبان پشتو فرمایا خاد دے یاد کوا

یعنی دین کی فکر کر اور خداوند کریم سے ایک لحہ بھی غافل نہ ہو حضرت قبلہ ؒ کی زبان مبارک سے یہ سنتے ہی ملا محمد رسول صاحب لٹڑن موصوف پر جذبہ طاری ہو گیا ۔

حضرت قبلہ نے اپنے ایک خادم شیخ شہزادہ[2] محبن خیل ساکن موسیٰ زئی شریف سے

---

[1] :۔ ملا صاحب نیازی مرحوم نے حضرت قبلہ ؒ کی وفات سے ایک سال ایک ماہ چھ یوم بعد وفات پائی ۔

[2] شیخ شہزاد محبن خیل نے حضرت قبلہ ؒ کی وفات سے پانچ ماہ اور ایک دن قبل وفات پائی ۔

مخاطب ہو کر فرمایا ۔

بہ ہیں احوال من	میرے حالات دیکھ
چہ شد تیز رفتاری من و	کیا ہوئی میری (وہ) تیز رفتاری اور
چہ شد خوش بیانی و خوش کلامی من و	کیا ہوئی میری (وہ) خوش بیانی و خوش کلامی اور
چہ شد قوت جسمانی من و	کیا ہوئی میری (وہ) جسمانی قوت اور
چہ شد فہم معانی من و	کیا ہوا میرا (وہ) معانی کا فہم و ادراک اور
چہ شد حواس جوانی من	کیا ہوے میرے (وہ) جوانی کے حواس
از حال من عبرت بگیر و	میرے حال سے عبرت حاصل کر اور
ایں وقت را یاد دار	اس وقت کو یاد رکھ

وفات سے قبل ایک مجمع جو حضرت قبلہؒ کی عیادت و بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوا تھا کے سامنے یہ شعر پڑھا ۔

نیاوردم از خانہ چیزے نخست
تو دادی ہمہ چیز و من چیزے تست

اور پھر یہ شعر پڑھا ۔

سپردم بہ تو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

اور پھر اس کے بعد فرمایا :۔

"میں ان تمام لوگوں کے حق میں جو اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ سے منسلک ہیں یا اس فقیر سے تعلق رکھتے ہیں خواہ وہ اس وقت یہاں موجود ہیں یا بیمار پرسی اور عیادت

کر گئے واپس چلے گئے ہیں یا بیماری و علالت سے خبر دار نہ ہونے کیوجہ سے یہاں نہیں آسکے ہیں فرماتے خیر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس دربار کے فیوض و برکات سے محروم نہ فرماتے اور انہیں ہر دو جہاں کے مرادات سے حظ وافر عطا فرماتے آمین یہ ملاقات فقیر کی آخری ملاقات ہے۔ خدا پر توکل رکھیں" حضرت قبلہؒ کی زبان مبارک سے پند و نصائح اور فرمودات سن کر تمام حاضرین محفل پر گریہ طاری ہوگیا۔ اس دوران جناب مولوی محمود شیرازی (خلیفہ مجاز حضرت قبلہؒ) نے عرض کی" میں آپ پر قربان جاؤں اب جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے کیا یہ از روئے الہام ہے یا مرض و بیماری کیوجہ سے ہے؟"

ایک لمحہ کی خاموشی کے بعد حضرت قبلہؒ نے فرمایا" میرے اندر اب زیادہ بولنے کی سکت نہیں"

وصال سے ایک رات پہلے اپنے فرزند ارشد و اسعد سراج الاولیا حضرت خواجہ مولانا محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے برادر عزیز حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے خلیفہ جناب مولانا مولوی شیرازیؒ کو بعد از وفات اپنے غسل دینے کی اجازت فرمائی۔

وفات حسرت آیات :- ۲۲ شعبان ۱۳۱۴ھ کو منگل کے روز بوقت اشراق حضرت قبلہ عالم عالمیان قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس اس عالم فانی سے رشتۂ تعلق منقطع کر کے رحلت فرماتے وار جاودانی ہوئے احباب و مریدین سے اپنا ظاہری تعلق توڑ لیا اور خاک مصیبت فرقِ عالم پر ڈال گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

وصال کے وقت کثرت تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) سے تمام وجود جنبش کر رہا تھا۔ اور آخری سانسوں میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ورد زبان تھا۔

حضرت قبلہؒ کے وصالِ مبارک سے احباب ومریدین پر رنج والم کے وہ پہاڑ ٹوٹ پڑے جن کا بیان حیطۂ تحریر سے باہر ہے۔

آنزمان خود آسمان گفت بازمین
گر قیامت را ندیدستی بہ بین

غسل اور تجہیز وتکفین سے فارغ ہونے کے بعد جنازہ مبارک اٹھایا گیا۔ لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوگیا تھا کہ چارپائی تک ہاتھ لیجانا دشوار ہوگیا۔ جناب میر اصاحب قلندر جو بڑے لانبے قد والے اور خوب جسیم تھے) بہ مشکل تمام چارپائی کے ایک پائے کو دو انگلیوں سے چھو سکے۔

ایسا معلوم ہوتا۔ گو یا جنازہ مبارک ہوا کے دوش پر جارہا ہے۔ جنازہ مبارک سے انوار وتجلیات کا ظہور ہورہا تھا۔ گو یا تمام خانقاہ شریف منوّر ہوگئی ؎

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

حضرت قبلہؒ کی وفات حسرت آیات کی خبر ان چند لمحوں میں اطراف وجوانب میں اس قدر جلد پھیل گئی کہ اطراف وجوانب کے سینکڑوں افراد فی الفور جنازہ مبارک میں آشامل ہوئے۔ اس کے بعد جنازہ مبارک کی چارپائی کو خانقاہ شریف کی صحن میں رکھا گیا اور صفوف کی درستی کی گئی۔ حاضرین کی کثرت وازدھام کیوجہ سے تمام خانقاہ شریف میں قدم رکھنے کی جگہ تک نہ تھی یہاں تک کہ خانقاہ شریف کے باہر صفیں ہی صفیں تھیں نماز جنازہ حضرت قبلہؒ کے فرزند صالح ورشید مشہور فی آلا فاق حضرت قبلہؒ خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔

نمازِ جنازہ کے بعد حضرت مولانا مولوی محمود شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے بلند آواز میں مجمع عام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"میں حضرت قبلہؒ رحمتہ اللہ علیہ کے غسل دینے میں شریک تھا۔ کچھ کرامتیں جو حضرت قبلہؒ سے ظاہر ہوئیں۔ وقت نہ ہونے کے باعث اس کثیر مجمع میں جن کی تفصیل اور وضاحت نہیں ہو سکتی۔"

ظہر کی نماز کے بعد حضرت قبلہؒ کے وجود مبارک کو پیر و مرشد حضرت قندھاری رحمتہ اللہ علیہ کے مبارک قدموں کے عین سامنے سپرد خاک کیا گیا (پیر و مرشدؒ کی اس عالم فانی کی خدمت و حاضری کے ساتھ ساتھ دار جاودانی کی حاضری سے جدائی گوارا نہ ہوتی۔)

حضرت قبلہؒ کے خادم جناب حقداد خاں صاحب ترین ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خان حضرت قبلہؒ کے انتقال پر ملال کے وقت موجود نہ تھے جب ان کو حضرت قبلہؒ کے وصال کی تکلیف دہ خبر پہنچی تو وہ یہ خبر پاتے ہی غم واندوہ کی تصویر ہو گئے۔ ہجر و فراق کے اس شدید صدمے سے مندرجہ ذیل ابیات ان کی زبان پر جاری ہوئے۔

مرثیہ

بر سیہ بختی من شام بلا می گرید | از پئے ماتم من ابر فنا می گرید
روز و شب در نظرم گشت سراسر تیرہ | دل جدا نالہ کند دیدہ جدا می گرید
تیر خوردم بدل و جان سپردم افسوس | چہ شد از دیدۂ ما صبح و مسا می گرید
وقت تودیع ندیدیم رخ نور افشاں را | آں کہ از فرقت او خلق خدا می گرید
آرزوئے من ماند کما کان بدل | شب غم از غم محرومی ما می گرید!!
مدت العمر اگر گریہ کنم ہست سزا | ہر کسی را کہ فلک زد ابدا می گرید!!
محرومی حالت محرومی ما را چو شنید | گفت حقداد بہ حقداد چرا می گرید

ملفوظات و فرمودات

★ ہمارے مرشد و مولانا حضرت قبلہ خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے کہ انسان کو چاہیئے کہ یہاں تک ذکر کرے کہ اسے موت بھی اسی ذکر میں آجائے ذکر اور اس کی حقیقت (مزید یہ بھی) فرمایا کہ حدیث شریف جددوا ایمانکم بقول لا الہ الا اللہ اپنے ایمانوں کو لا الہ الا اللہ کے ساتھ تازہ اور نیا کرو کے حکم کے مطابق ہر وقت ایمان کی تجدید کرنی چاہیئے۔

★ خوش حالی اور فقر و فاقہ ہر حال میں اللہ اللہ کا ورد کرو۔ وہ آدمی ابن الوقت ہے جو خوشی اور فرصت کی حالت میں تو اللہ کو یاد کرتا ہے (اور دیگر اوقات میں نہیں) ہر عبادت کے لئے وقت مقرر ہے چنانچہ رکوع کے لئے وقت مقرر ہے اور نماز کے لئے اپنا وقت ہے۔ لیکن ذکر کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ذکر ہمیشہ کرنا چاہیئے۔

★ اگر مشکل پیش آئے تو آدمی صدقِ نیت سے توبہ کرے اور عجز و نیاز کے ساتھ اللہ تعالٰی سے اپنا مشکل کی خلاصی اور کشائش کے لئے درخواست پیش کرے خدائے پاک اس کی مشکل آسان فرمائیں گے۔

★ نماز کی سب سے بڑی تاثیر یہ ہے کہ اس کے ادا کرنے سے عبادت و بندگی کے ساتھ محبت و رغبت زیادہ ہوتی ہے اور عبادت کے فوت ہونے اور گناہوں کے صدور و ارتکاب سے رنج و غم حاصل ہوتا ہے۔

★ جس وقت بندہ اپنے صفات و اعمال کو اپنے آپ سے سلب سمجھ کر اللہ تعالٰی کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ جو نیکی بھی کرتا ہے تو اس کے دل میں کوئی ایسا خیال نہیں گزرتا کہ یہ عبادت میں خود کر رہا ہوں بلکہ وہ اسے فقط اپنے آقا و مولٰی کی جانب سے سمجھتا ہے جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا کی رضامندی

سے (کوئی) مال تقسیم کرتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال نہیں گزرتا کہ وہ اس شئے کو اپنی طرف سے تقسیم کر رہا ہے بلکہ وہ اسے اپنے آقا کی طرف سے سمجھتا ہے ۔

★ رابطہ تعلق اس لئے موصل تر ہے (ملانے والا) کہ پیر پر فیض کا نالہ جاری ہے جس وقت بھی مرید رابطہ پکڑتا ہے تو اس نالہ فیض سے بہرہ ور ہو جاتا ہے ۔

★ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت قرآن کی حقیقت اور اس کے فیضان کا خاص تصور و خیال رکھنا چاہیئے نماز کی حالت میں قرأتِ قرآن کے فیض کا تصور و خیال رکوع و سجود میں رکوع کے فیض کا تصور و خیال اور تشہد میں تشہد کے فیض کا تصور و خیال رکھنا چاہیئے ۔

★ مولوی نور خاں صاحب سے فرمایا اگر تمام مخلوق تمہیں ضرر و نقصان پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکتی اور اگر تمام مخلوق اس پر اتفاق کرے کہ تمہیں کوئی نفع پہنچے تو نہیں پہنچا سکتی ۔

★ دین و دنیا کے اکثر جھگڑوں اور تنازعات کی جڑ جاہ و رتبہ کی محبت ہے ۔ صادق و مصدوق نبی کریمؐ کا فرمان مبارک ہے ۔

اَلدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ۔ دنیا ہر خطا و گناہ کی جڑ ہے ۔

جیسا کہ اہلِ سنت اور دوسرے مذہبوں کے درمیان اولیاء اللہ کی امداد کے متعلق جھگڑا پایا جاتا ہے ۔ مسلمانوں میں سے کوئی بھی شخص اس کا قائل نہیں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام مستقل طور پر نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں ۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام اگر ہیں تو صرف ایک سبب ہیں اور دوسرے مذہبوں کا ان کو سبب گردانتے سے انکار عناد سے بالکل خالی نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی عادت مبارک جاری ہے کہ سبب ہی سے مسبب پایا جاتا ہے ۔

★ ایک دن مولوی حسین علی رحمۃ اللہ علیہ (واں بھچرانوی) نے عرض کیا کہ تعلیم سے دل سخت ہو جاتا ہے تو حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا البیانیت میں نقصان و خرابی سے ہوتا ہے ورنہ تعلیم ہماری نسبت و تعلق کی مددگار اور ہمارے ترقی نسبت کا موجب ہے ۔

★ اپنے فرزند ارجمند مشہود فی الآفاق حضرت خواجہ سراج الاولیا صاحبزادہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں فرمایا کہ شیر کا بیٹا ہے اور شیر ہی ہوگا۔

★ قلندروں کی جگہ بیٹھ اور پھر اپنی حالت کا اندازہ کر۔

★ مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ (واں بھچراں) سے فرمایا کہ "تمہیں مسائل یاد نہیں رہتے اس کا سبب یہ ہے کہ تمہیں عمل کا خیال نہیں مجھے عمل کا خیال رہتا ہے اس لئے مجھے تمام ضروری مسائل یاد ہیں۔

★ ایک دن قبلہ رو ہو کر قیلولہ فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا کہ خواب کے وقت بھی ذکر جاری رکھنا چاہیئے۔

★ کئی بار بارشوں کے بند ہونے پر قصبہ کفری (تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا وادی سُون سکیسر) کے لوگوں سے فرمایا کہ تم سب ایک جگہ اکٹھے ہو کر صدقِ نیت اور خلوص کے ساتھ گذشتہ گناہوں اور معاصی پر توبہ و استغفار کرو اور دربارِ الٰہی میں عجز و زاری کرو انشاء اللہ کھل کر بارش ہوگی۔

★ لوگوں کی غلط رسموں (خوشی اور بیاہ پر فضول خرچی (جیسا کہ رواج ہے) سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

★ فنائے نظام[1] کے ذمنت سے قبل پیر و مرشد کی قرابت و نزدیکی ضروری ہے۔

★ سوال جلی سے سوال خفی بدتر ہے۔ سوال جلی سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور سوال خفی میں نفس بدستور فخر و غرور میں مبتلا رہتا ہے۔ بلکہ الٹا احسان مسئول عنہ[2] پر جتلاتا ہے چنانچہ اس زمانے کے پیر جو بظاہر لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اصل میں ان کی غرض دوسری ہوتی ہے۔

★ بارہا مولوی افرخان صاحب سے فرمایا کہ تحصیل لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور

---

[1] فنائے نظام دو دلاء چھڑانے کے معنی میں مستعمل ہے سلوک نقشبندیہ میں ولایت علیا ولایت صغریٰ اور ولایت کبریٰ تینوں کے حصول ہی کی تکمیل فنائے نظام کہلاتی ہے۔ یعنی مذکورۃ الصدر ہر سہ کے حصول کے لئے پیر و مرشد کی قرابت و نزدیکی بہت ضروری ہے۔

[2] مسئول عنہ "جس سے سوال کیا جائے" کے معنی میں عام استعمال ہوتا ہے۔

اسم ذات اللہ کا ورد بکثرت کریں کیونکہ نزع کے وقت کلمہ طیبہ کے بغیر کوئی کتاب ، درس و تدریس آشنا اور عزیز کام نہیں آئیں گے ۔ بلکہ یہ خواہاں ہوں گے کہ اس مختصر کلمہ طیبہ سے مشکل حل ہو جائے جو مشکل بھی پیش آئے کلمہ طیبہ اور اسم ذات کا ورد زیادہ کیا کرو اور عجز و زاری کے ساتھ مشکل کی آسانی اور خلاصی اللہ تعالیٰ سے طلب کرو اور ہر وقت کلمہ طیبہ میں مشغول ہو کسی کے ساتھ دوستی اور تعلق نہ رکھ ۔ یہ سب ضرر رساں اور نقصان دہ ہیں اور مطلب کے بغیر کسی قسم کی دوستی اور تعلق نہیں رکھتے ۔ اولاد اور دیگر علائق خداوند کریم پر چھوڑ دے اور خود کلمہ طیبہ کے ساتھ تسلی رکھ جہاں تک اپنی اولاد اور دیگر افراد کی خدمت کا تعلق ہے اس میں شرع شریف کو ملحوظ رکھ اور شریعت کے مطابق سر انجام دے ۔ کلمہ طیبہ خطرات کو زائل کرتا ہے ۔

★ اس دور میں مجددی نسبت عنقا کی طرح (نایاب) ہو گئی ہے ۔

★ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو فقیر اپنے آپ کو کافر فرنگی سے بدتر نہ سمجھے وہ فقیر نہیں ہے ۔ اس لئے کہ جب غفلت کا پردہ ہٹ جائے گا اور بصارت اصلی حاصل ہو گی تو ہر قسم کے حرکات و افعال اور کار خیر کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مستعار سمجھنے لگے گا اور وہ اس وجود کے مقابلے میں جو کافر فرنگ میں ہے اپنے عدم کو بدتر سمجھے اور اپنے ایمان اور نیکی کا مقابلہ و موازنہ اس فرنگی کے کفر کے ساتھ نہ کرے اور اس دولت ایمان کو رعایت سمجھے نہ کہ اپنی جانب سے کمال ۔ پرائے لباس پہ فخر کرنا عقل سلیم کے منافی ہے ۔

★ سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا سے مراد ثقل کا وہ مفہوم ہے جو اس آیت کریمہ سے (اس طرح) حاصل ہوتا ہے ۔ جیسا کہ اگر کوئی شخص تم سے کہے کہ تمہارے اوپر ہزار روپے جرمانہ ہے تو اس سے تمہیں کس قدر بوجھ اور ثقل محسوس ہو گا ۔ اس طرح ثقل قرآن سے حاصل ہوتا ہے یا وہ ثقل ہے جو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو نزول وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا والله علیهم ۔

★ خانقاہ شریف ذکر کا مقام ہے نہ کہ مطالعہ کتاب کی جگہ ۔ مطالعہ کتب گھر پر کرنا چاہیئے ہاں

★ ... [illegible] ... پر الف الف ... کریں اور ... سے ... لائیں اور

اس کی جگہ محبت الٰہی کا اثبات کریں۔ سالک کو چاہیئے خشک روٹی نہ کھائے۔ تاکہ دماغ خشک نہ ہو۔

★ چاہیئے کہ زبان کو حلق کے ساتھ چپکا کر دلی توجہ کے ساتھ پہلے قلب پر ذکر کریں اور اپنے پیر کی شکل و صورت کو اپنے روبرو متصور کریں اس کے بعد لطیفہ روح پھر لطیفہ سر پھر لطیفہ خفی پھر لطیفۂ اخفیٰ پھر لطیفۂ نفس اور پھر لطیفۂ قالب پر توجہ کریں کہ بال بال ذکر کرنے لگے اسے سلطان الاذکار کہتے ہیں پھر اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ ذات الٰہی کی طرف کریں اسے وقوف قلبی کہتے ہیں۔

★ مراقبات مناسب کے علاوہ دیگر مراقبات میں ذکر یا تہلیل کیا جائے خواہ وہ زبان کے ساتھ ہو یا خیال کے ساتھ اگر فیض رک جائے تو ذکر سے بھی رک جائیں اس کے بعد پھر ذکر شروع کریں پھر اگر فیض رکا رہے تو ذکر چھوڑ دیں۔

★ مولوی نور خان صاحب نے عرض کیا قبلہ! اگر صرف درود شریف کا ورد کریں تو دلائل الخیرات کی نسبت تاثیر زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ جواب فرمایا دلائل الخیرات میں درود خالص کی طرح تاثیر نہیں ہے کیوں کہ کلام غیر اس میں ممزوج ہے۔

★ نفی و اثبات اور تہلیل لسانی میں اس معنی و حقیقت کا ملحوظ رکھنا شرط ہے کہ حق تعالیٰ کے ماسوا کوئی مقصود نہیں۔ متقدمین نے مبتدیوں کے لئے لا موجود کا معنی مشروط قرار دیا ہے۔ لا مقصود اور لا معبود ایک شے ہے۔ جناب مولانا حضرت مرزا مظہر جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لا موجود توحید وجودی پہ دال ہے جب کہ لا مقصود بہتر ہے۔

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ، معصومیہ

(بزبان فارسی مختصر)

احمد و صدیق و سلمان۔ قاسم و جعفر دگر — بایزید و بو الحسن بو القاسم و خورشید فر

بو علی بحر عطا۔ بو یوسف ابر مکرمت — عبد خالق۔ عارف و محمود شاہ دادگر

بو علی بابا سماسی پس کلال و نقشبند — پس علاؤ الدین یعقوب آں مہ خرخ ہنر

پس عبید اللہ و زاہد خواجہ درویش اجل — خواجگی و خواجہ باقی وارث خیر البشر

پس مجدد عروۃ الوثقی و سیف الدین بود — پس محمد محسن و نور محمد خواں زبر

جان جاناں است۔ عبد اللہ شاہ۔ بو سعید — زاں سپس احمد سعید آں راز دان خیر و شر

پس جناب دوست محمد آں امام الاولیاء — خواجہ عثمان آنکہ فیضش زانچہ گویم بیشتر

پس سراج الدین محمد آفتاب نقشبند — خواجہ ابراہیم حافظ قبلۂ جن و بشر

پس از انست خواجہ اسمٰعیل حاجی باصفا — رونق سجادگی است ایں بزرگ مقتدر

عاصیم شرمندہ ام۔ افتادہ ام بر در گہت — رحم کن بر ما طفیل ایں عزیزاں خوش سیر

سعد (غفرلہٗ) دارد التجا اے عزیزانِ کرام

یاد دارید در دعا او را بہر شام و سحر

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

دیگر مطبوعات

مرتبہ حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجددی زیب

(۱) **سلسلہ سراجیہ**:- سجادہ خانقاہ شریف مجموعۂ وظائف سلسلہ شریفہ حضرت خواجگان نقشبندیہ - مجددیہ - معصومیہ - مظہریہ - دوستیہ - عثمانیہ - سراجیہ - ابراہیمیہ - رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین دمجموعہ وظائف دنیات مراقبات ومقامات سلوک - مجددیہ - احمدیہ - نقشبندیہ وختمات شریفہ مروجہ حضرات خواجگان - سراجیہ - مجددیہ - دامانیہ - رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین -

قیمت چار روپے

---

(۲) **مقاماتِ عثمانیہ (مکمل)** مؤلف سید اکبر علی شاہ صاحب خلیفہ مجاز حضرت قبلہ دامانی رح مرتب و مترجم محمد سعد سراجی مرشد بابا

فیض رحمانی پیر دستگیر حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان دامانی قدس سرہ العزیز کے مکمل حالات حیات، روز وشب کے معمولات، فرمودات، ملفوظات، مکتوبات، کشف وکرامات، تقویٰ وطہارت، اولاد و اجداد و خلفائے عظام کے واقعات وحالات پر مشتمل نہایت بلند پایہ تصنیف زیر طبع - قیمت پندرہ روپے

مقاماتِ سراجیہ:- مرتب محمد سعد سراجی مرشد بابا

سراج الاولیاء - مشہور فی الآفاق - حضرت مولانا خواجہ محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکمل حالاتِ حیات، روز وشب کے معمولات، کشف و

کرامات ۔ تقویٰ و طہارت ۔ اخلاقِ کرام ۔ خلفائے عظام اور دیگر معلومات پر مشتمل نہایت بلند پایہ تصنیف ۔
زیرِ طبع ، قیمت پندرہ روپے

تصنیفِ لطیف حضرت مولانا بدرالدین سرہندی خلیفہ مجاز
وصالِ احمدی :- حضرت مجددِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ ۔
ترجمہ و ترتیب ۔ محمد سعد سراجی مرشد بابا

حضرت امام ربانی مجددؒ و منورِ الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ وفات پر ایک عجیب و غریب کتاب جس کے مطالعہ کرنے سے ذوق و شوق مع اللہ میں اضافہ ہوتا ہے ۔

زیرِ طبع ، قیمت پانچ روپے

مؤلف محمد سعد سراجی مرشد بابا
کچکول سعدی :- محمد سعد سراجی مرشد بابا کے مختلف رسائل و جرائد میں طبع شدہ ادبی ۔ تاریخی اور روحانی مقالات و مضامین کا مجموعہ ۔
زیرِ طبع ، قیمت پانچ روپے

ناشر:-
مکتبہ سراجیہ، خانقاہ عالیہ، احمدیہ، سعیدیہ
موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

(قیمت تین روپے)